10903 ـ حسن خاتمہ کی راہ

سوال

کیا ایسی علامات ہیں جو حسن خاتمہ پر دلالت کرتی ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

حسن خاتمہ.....

حسن خاتمہ یہ ہے کہ: بندے کو موت سے قبل ایسے افعال سے دور رہنے کی توفیق مل جائے جو اللہ رب العزت کو ناراض اورغضبناك كرتے ہيں، اور پچھلے كيے ہوئے گناہوں اور معاصى سے توب و استغفار كى توفيق حاصل ہو جائے، اور اس كے ساتھ ساتھ اعمال خير كرنا شروع كردے، تو پھر اس حالت كے بعد اسے موت آئے تو يہ حسن خاتمہ ہو گا.

اس معنى پر دلالت كرنے والى مندرجہ ذيل صحيح حديث ہے.

انس بن مالك رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نےفرمايا:

" جب اللہ تعالى اپنے بندے سے خير اور بھلائى چاہتا ہے تو اسے استعمال كر ليتا ہے"

تو صحابہ كرام رضى اللہ عنہم نے عرض كيا: اسے كيسے استعمال كر ليتا ہے؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اسے موت سے قبل اعمال صالحہ كى توفيق عطا فرما ديتا ہے"

مسند احمد حديث نمبر (11625) جامع ترمذى حديث نمبر (2142) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے السلسلة الصحيحة حديث نمبر (1334) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب اللہ تعالى كسى بندے كےساتھ خير اور بھلائى كا ارادہ كرتا ہے تو اسے توشہ ديتا ہے"

كہا گيا كہ: اسے كيا توشہ ديتا ہے؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اس كى موت سے قبل اللہ تعالى اس كے ليےاعمال صالحہ آسان كر ديتا ہے، اور پھر ان اعمال صالحہ پر ہى اس كى روح قبض كرتا ہے"

مسند احمد حديث نمبر (17330) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے السلسلۃ الصحيحۃ حديث نمبر (1114) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور حسن خاتمہ كى كئى ايك علامات بھى ہيں، جن ميں كچھ تو مرنے والا موت كے قريب جان ليتا ہے، اور كچھ ايسى بھى ہيں جو لوگوں كے ليے بھى ظاہر ہو جاتى ہيں:

دوم:

حسن خاتمہ كى وہ علامتيں جو مرنے والے كے ليے ظاہر ہو جاتى ہيں، ان ميں سے ايك تو يہ ہے كہ اسے موت كے وقت اللہ تعالى كى رضامندى و خوشنودى كى خوشخبرى دى جاتى ہے، اور اللہ تعالى كے فضل و كرم سے وہ عزت و تكريم كا استحقاق حاصل كرتا ہے.

جيسا كہ فرمان بارى تعالى ہے:

واقعى جن لوگوں نے كہا ہمارا پروردگار اللہ ہے، اور پھر اسى پر قائم رہے ان كے پاس فرشتے (يہ كہتے ہوئے) آتے ہيں كہ تم كچھ بھى انديشہ اور غم نہ كرو بلكہ اس كى جنت كى بشارت سن لو جس كا تم سے وعدہ كيا جاتا رہا ہے فصلت (30).

تو يہ بشارت مومنوں كو ان كى موت كے وقت ملتى ہے.

ديكھيں: تفسير ابن سعدى (1256).

اور اس معنى پر مندرجہ ذيل حديث بھى دلالت كرتى ہے:

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو شخص اللہ تعالی سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے، اللہ تعالی بھی اس سے ملنا پسند کرتا، اور جو شخص اللہ تعالی سے ملنا ناپسند کرتا ہے، تو اللہ تعالی بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے"

میں نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا موت کو ناپسند کرتے ہوئے، پھر تو ہم سب موت کو ناپسند کرتے ہیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" معاملہ ایسا نہیں، لیکن جب مومن شخص کو اللہ تعالی کی رحمت اور اس کی رضامندی و خوشنودی اور اس کی جنت کی خوشخبری ملتی ہے تو وہ اللہ تعالی کی ملاقات سے محبت کرنے لگتا ہے، اور بلا شبہ جب کافر شخص کو اللہ تعالی کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالی کی ملاقات کو ناپسند کرنے لگتا ہے، اور اللہ تعالی بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6507) صحیح مسلم حدیث نمبر (2683)

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ:

وہ محبت اور کراہیت جس کا شرعی طور پر اعتبار کیا جاتا ہے وہی حالت نزع کے وقت واقع ہوتی ہے جس حالت میں توبہ قبول نہیں ہوتی، کہ اس وقت قریب المرگ شخص کے سامنے ساری حالت ظاہر ہو جاتی ہے، اور جس کی طرف وہ جانے والا ہوتا ہے وہ اس کے سامنے ظاہر ہو چکا ہوتا ہے).

اور حسن خاتمہ کی علامات تو بہت زیادہ ہیں، علماء رحمہم اللہ تعالی نے اس بارہ میں وارد شدہ نصوص کو سامنے رکھتے ہوئے ان کا تتبع بھکیا ہے، ان علامات میں سے چند درج ذیل ہیں:

1 ـ موت کے وقت کلمہ شہادت پڑھنا، اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

" جس شخص کی آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہو گیا"

سنن ابو داود حدیث نمبر (3116) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود حدیث نمبر (2673) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

2 ـ پیشانی کے پسینے سے موت آنا:

یعنی اس کی موت کے وقت پیشانی پر پسینے کے قطرے ہوں، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

بریدہ بن الحصیب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" مومن کی موت پیشانی کے پسینے سے ہوتی ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (22513) جامع ترمذی حدیث نمبر (980) سنن نسائی حدیث نمبر (1828) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

3 ـ جمعہ کی رات یا دن میں موت آنا:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو شخص بھی جمعہ کی رات یا جمعہ والے دن فوت ہوتا ہے اللہ تعالی اسے قبر کےفتنہ سے محفوظ رکھتا ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (6546) جامع ترمذی حدیث نمبر (1074) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: یہ حدیث اپنے سب طرق کے ساتھ حسن یا صحیح ہے.

4 ـ اللہ تعالی کی راہ میں لڑتے ہوئے موت آنا:

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

جو لوگ اللہ تعالی کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیے جارہے ہیں، اللہ تعالی نے جو انہیں اپنا فضل دے رکھا ہے اس سے وہ بہت خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں، ان لوگوں کی بابت جو اب تك ان سے نہیں ملے، ان کے پیچھے ہیں، اس پر کہ نہ انہیں کوئی خوف ہے اور نہ غمگین ہونگے، وہ خوش ہوتے ہیں اللہ تعالی کی نعمت اور فضل سے اوراس سے بھی کہ اللہ تعالی ایمان والوں کےاجرو ثواب کو ضائع نہیں کرتا آل عمران (169 ـ 172).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو اللہ تعالی کی راہ میں قتل کردیا گیا وہ شہید ہے، اور جو اللہ تعالی کی راہ میں فوت ہوا وہ شہید ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1915).

5 ـ طاعون کی بیماری سے موت واقع ہونی:

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" طاعون ہرمسلمان کے لیے شہادت ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2830) صحیح مسلم حدیث نمبر (1916)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ:

" یہ اللہ تعالی کا عذاب ہے جس پر چاہے اللہ تعالی مسلط کردے، اور اللہ تعالی نے اسے مومنوں کے لیے رحمت کا باعث بنایا ہے، جو کوئی بھی طاعون کی بیماری میں پڑ جائے اور پھر وہ صبر اور اللہ تعالی سے اجروثواب کی امید رکھتے ہوئے اپنے علاقے میں ہی رہے، اسے یہ علم ہو کہ اسے وہی تکلیف پہنچ سکتی ہے جو اللہ تعالی نے اس کے مقدر میں لکھ دی ہے، تو اسے شہید جتنا اجروثواب حاصل ہوگا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3474).

6 ـ پیٹ کی بیماری سے موت واقع ہونا:

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اور جو پیٹ کی بیماری سے فوت ہوا وہ شہید ہے"

صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (1915).

7 ـ ڈوبنے اور منہدم شدہ کے نیچے دب کر موت واقع ہونا:

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" شہید پانچ قسم کے ہیں: طاعون کی بیماری سے فوت ہونےوالا، اور پیٹ کی بیماری سے فوت ہونے والا، اور پانی میں غرق ہونے والا، اور دب کر مرنے والا، اور اللہ تعالی کی راہ میں شہید ہونے والا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2829) صحیح مسلم حدیث نمبر (1915)

8 ـ اپنے بچے کی وجہ سے عورت کا نفاس میں یا حاملہ فوت ہونا:

اس کے دلائل درج ذیل ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اوروہ عورت جو اپنے حمل کی بنا پر فوت ہو وہ شہید ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (3111)

خطابی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس کا معنی یہ ہے کہ وہ فوت ہوتو بچہ اس کے پیٹ میں ہو. اھـ

دیکھیں عون المعبود

اور امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کے متعلق بتاتے ہوئے فرمایا:

" اور وہ عورت جسے اس کا بچہ حمل کی حالت میں قتل کردے یہ بھی شہادت ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (17341)

(اسے اس کا بچہ اپنے نال (پیدائش کے بعد ناف سے کاٹا جاتا ہے) کے ساتھ جنت میں کھینچ لے گا)

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے کتاب الجنائز صفحہ نمبر (39) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

9 ـ جلنے، اور ذات الجنب اور سل کی بیماری سے موت آنا:

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ تعالی کی راہ میں قتل ہونا شہادت ہے، اور طاعون شہادت ہے، اور غرق شہادت ہے، اور پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت ہے، اور نفاس میں مرنے والی عورت شہید ہے، اسےاس کا بیٹا اپنے نال کے ساتھ جنت میں کھینچےگا"

وہ کہتے ہیں کہ: بیت المقدس کے دربان نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں:

" جلنے اور سل کی بیماری سے مرنے والا"

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتےہيں: حسن صحیح ہے، دیکھیں: صحیح الترغیب والترھیب حدیث نمبر (1396).

10 ـ دین یا مال یا اپنی جان کا دفاع کرتے ہوئے مرنا:

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو کوئی اپنا مال بچاتا ہوا قتل ہو وہ شہید ہے، اور جو کوئی اپنا دین بچاتا ہوا قتل ہو وہ شہید ہے، اور جو کوئی اپنا خون اور جان بچاتے ہوئے قتل ہو وہ شہید ہے"

جامع ترمذی حدیث نمبر (1421).

اور امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئےسنا:

" جو اپنے مال کا دفاع کرتا ہوا قتل ہو جائے وہ شہید ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2480) صحیح مسلم حدیث نمبر (141).

اللہ تعالی کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے موت آنا:

سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ایك دن اور رات کا پہرہ ایك ماہ کے روزے اور قیام سے بہتر ہے، اور اگر وہ مرجائے تو اس عمل کا اجر جاری رہتا ہے جو کر رہا تھا، اور اس کا رزق بھی جاری رہتا ہے، اور وہ فتنے سے محفوظ رہتا ہے"

صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (1913).

12 ـ اور حسن خاتمہ کی یہ علامت ہے کہ:

کسی نیك اور صالح عمل کو انجام دیتے ہوئے موت واقع ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے اللہ تعالی کی رضامندی اورخوشنودی کےلیے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کا خاتمہ اس پر ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جس نے صدقہ کیا اوراس پر اس کا خاتمہ ہوا تووہ جنت میں داخل ہو گا"

مسند احمد حدیث نمبر (22813).

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے کتاب الجنائز صفحہ (43) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یہ علامتیں اچھی خوشخبري میں سے ہیں جو حسن خاتمہ پر دلالت کرتی ہیں، لیکن اسکے باوجود ہم یقینا کسی بعینہ شخص کے لیے یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ جنتی ہے، لیکن کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنتی ہونے کی بشارت دے دی ہے، مثلا خلفاء اربعہ اور عشرہ مبشرہ.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہےکہ وہ ہمیں حسن خاتمہ نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .